ڈاکٹر شکیل اوج کی کتب اور تحقیقی مجلے التفسیر پر شائع ہونے والے تبصرات، مضامین بشکریہ ادارے ریکارڈ پیش خدمت ہیں

تبصرہ کتب

نسائیات

تبصرہ نگار: محمد اعظم سعیدی

چیف ایڈیٹر سہ ماہی مجلہ سندھ دار، کراچی

(اپریل تا جون ۲۰۱۳ء)

نام کتاب: نسائیات (چند فکری و نظری مباحث)

مصنف: ڈاکٹر پروفیسر محمد شکیل اوج، رئیس کلیہ معارف اسلامیہ و ڈائریکٹر سیرت چیئر، یونیورسٹی آف کراچی۔

سن اشاعت: جون 2012ء

صفحات: 306۔۔۔ قیمت: =/500 روپے

ناشر: کلیہ معارف اسلامیہ یونیورسٹی آف کراچی

تہذیب و ثقافت کی ارتقائی یلغار اور کچھ ضروریات زندگی نے مسلم عورت کے لیے متعدد مسائل پیدا کر دیئے ہیں، نیز ہمارے مسلم معاشرے میں مردکی حاکمیت کے تصور نے عورت کو خاص طور پر عائلی زندگی میں باندی سے زیادہ اہمیت نہیں دی، ہمارے فقہاء وعلماء نے اگرچہ قرآن وسنت کی روشنی میں عورت کے حقوق متعین کیئے ہیں اور وقت کے تقاضے کے مطابق مسائل کے حل بھی تجویز کیئے ہیں، لیکن بعض مسائل میں دین کے نظریہ توسع اور قرآن کے اصول حذف و ایجاز پر نظر عمیق ڈال لی جاتی تو عورت کی دور جدید کی الجھنیں دور ہو جاتیں، کیونکہ بعض مسائل ایسے ہیں کہ قرآن وسنت میں ان کو دو طرفہ بیان نہیں کیا گیا یعنی صرف ایک صورت بیان کی گئی ہے اور دوسری صورت کو مجتہد فیہ رکھا گیا ہے، لیکن باب اجتہاد کو سخت شرائط سے مقفل کر دیا گیا، اگر کسی نے اس باب کو کھولنے کی جرأت کی ہے تو اسے متجدد اور متفرد کے خطاب سے نوازا گیا، اس طرح مسائل کی غیر بیان کردہ دوسری صورت کو پہلی صورت پر محمول و منطبق کر کے عورت کو جدید دور کے جدید مسائل کے گرداب میں الجھا ہوا چھوڑ دیا گیا۔

پروفیسر ڈاکٹر حافظ شکیل اوج صاحب قرآن کی تفسیر قرآن سے کرنے اور قرآن سے قرآن فہمی میں وسیع درک و شہرت کے مالک ہیں، اسی نسبت سے ان کے باشعور قارئین و معتقدین کا حلقہ روز افزوں ہے، ان کے قارئین اور اندرون و بیرون ملک ان کے لیکچرز کے سامعین بخوبی آگاہ ہیں کہ موصوف کو اللہ تعالیٰ نے علمی فراوانی، قلم میں جولانی اور طلاقت لسانی جیسی نعمتوں سے خوب نوازا ہے اور ڈاکٹر صاحب نے بھی بطور اظہار تشکر کلام الٰہی کو دل میں سمایا اور سینے سے لگایا ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کا ہر مضمون و مقالہ قرآنی آیات سے مرصع ہوتا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ موصوف عصر حاضر میں پیش آمدہ جدید مسائل و معاملات کو قرآن مجید کی روشنی میں ہی دیکھتے ہیں جیسے کہ دور جدید کا خوفناک مسئلہ "ایڈز" پر بھی قرآنی آیات سے استشہاد کرتے ہوئے مقالہ تحریر فرما کر

ارباب علم ودانش سے داد تحسین وصول کی۔

زیر تبصرہ کتاب "نسائیات" جو کہ خواتین سے متعلق تقریباً 20 اہم مسائل ومعاملات پر مشتمل ہے اور ہر مسئلے پر قرآنی آیات کی روشنی میں مفصل مقالہ تحریر کیا گیا ہے اگرچہ احادیث وفقہ سے بھی حسب ضرورت خوشہ چینی کی گئی ہے لیکن استدلال کا بنیادی اور مرکزی ماخذ قرآن مجید ہی ہے، ان میں سے چند ایک مقالات (1) کم سنی کی شادی، بچوں سے زیادتی (2) پسند کی شادی ایک سماجی ضرورت (3) تعدد ازدواج کے قرآنی دلائل (4) زوج اور سوت (5) حلالہ مروجہ اور قرآنی حلالہ میں فرق (6) خلع اور فسخ نکاح میں عدالت کا کردار (7) باندیوں سے تمتع یا نکاح؟ (8) نصاب شہادت اور عورتوں کی گواہی کی حقیقت (9) مہر کے قرآنی مسائل وغیرہم ایسے ہیں جن سے اہل علم اختلاف کی مروجہ گنجائش کے باوجود بھی دین کے نظریۂ توسع کے پیش نظر سکوت کو ترجیح دیں گے کیونکہ ان مقالات میں بنیادی فکر قرآن سے ماخوذ ہے اور کوئی تفرد اس لیے نہیں ہے کہ اسلاف متقدمین ومتاخرین میں سے بعض کے اقوال وافکار کتب میں موجود ہیں بہر حال ڈاکٹر صاحب کی جو تجدیدی فکر "نسائیات" میں موجود ہے اغلب یہ ہے کہ مستقبل میں مدون ہونے والی فقہ یہی ہو۔

کتاب انتہائی دیدہ وزیب وخوشنما ٹائیٹل کے ساتھ اعلیٰ کاغذ پر چھاپی گئی ہے، مضبوط جلد بندی ہے، باذوق اہل علم اس کتاب کا ضرور مطالعہ فرمائیں اور لائبریری کی زینت بنائیں۔

(محمد اعظم سعیدی)

ڈاکٹر طاہر منصوری

مطلع نظر، ایڈیٹر: ڈاکٹر سفیر اختر

(شمارہ نمبر ۳۳) (اپریل ۲۰۱۳ء ...... ستمبر ۲۰۱۳ء)

انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد

نسائیات: چند فکری ونظری مباحث...... محمد شکیل اوج، کلیۂ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی۔

کراچی، جون ۲۰۱۲ء، ۳۰۶ صفحات، مجلد مع گردپوش، ۵۰۰ روپے۔

خواتین کا معاشرتی مقام اور کردار دورِ حاضر کا ایک اہم علمی وفکری موضوع ہے، جس پر گزشتہ چند دہائیوں میں مختلف زاویہ ہائے نظر رکھنے والے متعدد مفکرین اور اہل قلم نے گفتگو کی ہے۔ جناب محمد شکیل اوج کی، جو جامعہ کراچی کے کلیۂ معارف اسلامیہ کے ڈین (Dean) ہیں، زیر نظر تالیف "نسائیات" چند فکری ونظری مباحث اس سلسلے کی تازہ کاوش ہے۔

عہد حاضر کی تحریک حقوق نسواں اور مساوات مرد وزن کے تصور نے مغربی معاشرے کی طرح مسلم تمدن ومعاشرت پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ مختلف مسلم ممالک کے عائلی قوانین میں صنفی مساوات اور حقوق نسواں کے جدید تصورات کے زیر اثر بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں۔ ان تبدیلیوں کا مقصد خواتین کو ظلم وجبر اور امتیازی برتاؤ سے بچانا اور ان کے لیے سماجی انصاف کی

فراہمی کو ممکن اور یقینی بنانا ہے۔ یہی مقصد ''نسائیات: چند فکری اور نظری مباحث'' کے مؤلف کے پیش نظر ہے۔ اُن کی اس کاوش کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں مسلم خواتین کے معاشرتی اور قانونی مسائل کا حل زیادہ تر بصرف اور صرف قرآنی آیات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے، اور انہوں نے احادیث، نیز فقہاء کی آراء سے عموماً استفادہ نہیں کیا۔ کتاب میں شامل چند مباحث، اور ان پر جناب مؤلف کی آراء دیکھیے جن سے اُن کے زاویۂ نظر کا اظہار ہوتا ہے۔

- کم سنی کی شادی...... جناب مؤلف کے نزدیک کم سنی کی شادی شرعاً ناجائز ہے۔ اس کی ممانعت پر انہوں نے قرآن کی کئی آیات سے استدلال کیا ہے۔ قدیم فقہاء میں ابن شبرمہ اور قاضی ابوبکر الاصم اسی نقطۂ نظر کے قائل تھے۔ جدید اسلامی فقہی فکر میں بھی صغر سنی کی شادی کو عموماً ناجائز سمجھا گیا ہے۔ اور مسلم ممالک کے عائلی قوانین صغر سنی کی شادی کو قابلِ سزا جرم قرار دیتے ہیں۔
- حلالہ مروجہ اور قرآنی حلالہ...... جناب مؤلف نے مطلقہ کے اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جانے کے اہم معاشرتی مسئلے پر گفتگو کی ہے۔ انہوں نے واضح کیا ہے کہ حلالے کا مروجہ طریقہ قرآنی تعلیمات سے سراسر متصادم ہے، جن میں نکاح کو مودت و رحمت پر مبنی زندگی بھر کا معاہدۂ رفاقت (Life-long companionship) قرار دیا گیا ہے۔
- عورت کی گواہی...... جناب مؤلف کی رائے میں قرآن حدود و قصاص میں گواہی کے حوالے سے گواہ کی جنس کی تخصیص نہیں کرتا۔ قدیم فقہاء کے نزدیک معاملات حدود و قصاص میں عورت کی گواہی غیر معتبر ہے۔ وہ امام زہری کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں: مضت السنة فی عهد رسول الله ﷺ و الخليفتين بعده' اله لا تجوز شهادة النساء فی الحدود و الدماء. اسی طرح سعید بن مسیّب، حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عورت کی گواہی طلاق، نکاح، قصاص اور حدود میں جائز نہیں۔ جدید فقہی فکر میں یہی مؤقف اختیار کیا گیا ہے، تاہم بعض ممتاز اہلِ علم کو اس سے اختلاف ہے۔ مصر کے نامور فقیہ شیخ محمد الغزالی اور پاکستان کے معروف صاحبِ علم، مرحوم محمود احمد غازی حدود میں دوسرے معاملات کی طرح عورت کی گواہی کے قائل تھے۔
- تعدد ازدواج کے قرآنی دلائل...... اس موضوع پر جناب مؤلف کا نتیجۂ فکر یہ ہے کہ ضرورت کے تحت ایک سے زیادہ شادیاں کرنا قرآنی تعلیمات کے عین مطابق ہے اور معاشرتی ضرورت بھی۔ اس سلسلے میں انہوں نے جو عقلی دلائل دیے ہیں، ان میں جنگوں میں مردوں کی بکثرت ہلاکت کے نتیجے میں کثیر تعداد میں عورتوں کی بیوگی، شوہر کے تندرست و توانا ہوتے ہوئے اُس کی فطری جنسی آسودگی کی طلب، مرد کے مقابلے میں عورت کی جنسی خواہش کی کمی، نیز عورت کا جلد جنسی کشش کھو بیٹھنا وغیرہ جیسے امور شامل ہیں۔ ...... یہ اندازہ نہیں کہ طبی تحقیقات کے لحاظ سے ان دلائل کا کیا علمی مقام ہے، البتہ یہ بات واضح ہے کہ تعدد ازدواج کے حق میں یہ باتیں کہی جاتی رہی ہیں۔ جناب مؤلف لازماً اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ جنگ عظیم دوم کے بعد کوئی ایسی بڑی جنگ نہیں ہوئی جس میں کثرت سے مرد ہلاک ہوئے ہیں۔
- باندیوں سے تمتع یا نکاح؟...... فاضل مؤلف کی تحقیق یہ ہے کہ باندیوں سے جنسی تعلق کے لیے اسلام عقد نکاح کو

ضروری قرار دیتا ہے، جب کہ مفسرین قرآن اور فقہاء کی غالب اکثریت اس رائے کی حامل نہیں۔ اُن کے خیال میں باندیوں سے تمتع کے لیے عقدِ نکاح لازمی نہیں۔ جناب مؤلف کا موقف حسنِ مساوات اور احترامِ انسانیت کے جدید تصورات سے مطابقت رکھتا ہے۔

....

مذکورہ مباحث کے علاوہ جناب مؤلف نے جن دوسرے اہم معاشرتی مسائل کو اپنے مطالعے کا موضوع بنایا ہے، ان میں نکاح و طلاق میں زوجین کے حقوق، خلع اور فسخِ نکاح میں عدالت کے کردار، حقِ حضانت اور محصنین اہلِ کتاب کے ساتھ مسلمان خواتین کے نکاح جیسے امور شامل ہیں۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ان مسائل میں انہوں نے قرآنی آیات سے جس طرح استدلال کیا ہے، وہ مسلمہ تفسیری اصولوں کے مطابق نہیں۔ اس سلسلے میں اُنہوں نے عربی لغت کے اپنے فہم پر زیادہ انحصار کیا ہے، اور اس کے نتیجے میں بعض بڑی نامانوس تعبیرات سامنے آئی ہیں۔

> "محصنین اہلِ کتاب سے مسلم عورتوں کا نکاح" کے ضمن میں اُن کا کہنا ہے کہ مشرک مردوں سے مسلمان عورتوں کے نکاح کی ممانعت ہے مگر "پورے قرآن مجید میں مشرکین سے مراد سوائے مشرکینِ مکہ کے کوئی اور نہیں ہے۔ اس کا مطلب بالکل صاف ہے کہ قرآن کا وہ مشرک اب روئے زمین پر کہیں موجود ہی نہیں جس کے بارے میں احکام اترے تھے" (ص ۹۵) مزید برآں جناب مؤلف ارشادِ باری تعالیٰ ولکل قوم ھاد (الرعد ۱۳:۷) اور وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر (فاطر ۳۵:۲۴) کی روشنی میں اہلِ کتاب کا دائرہ یہود و نصاریٰ کے ساتھ ساتھ دوسرے قدیم مذاہب کے لوگوں تک پھیلا دیتے ہیں۔ محصنات اہلِ کتاب سے مسلمان مردوں کے جوازِ نکاح کے ساتھ وہ محصنین اہلِ کتاب سے مسلم عورتوں کے مسئلہ نکاح کو بعید فہ قرار دیتے ہیں "جو مثبت اور منفی ہر دو طرح سے قابلِ فہم اور لائقِ شمول ہو سکتا ہے، یعنی ضروریاتِ زمانہ کے اقتضاء سے کوئی بھی صورت اختیار کی جا سکتی ہے" (ص ۱۰۰)، اور انہیں ذاتی طور پر محصنین اہلِ کتاب کے ساتھ مسلمان عورتوں کا نکاح زیادہ قرینِ صواب لگتا ہے۔ (ص ۱۰۰)

اس طرح کے منفرد اور نامانوس استدلال کی مثالیں کئی دوسرے مباحث میں بھی ملتی ہیں۔ اُن کے نزدیک غضِ بصر (نظریں جھکانے) کے حکم سے عورتوں کے چہرے کھلے رکھنے کا جواز نکلتا ہے۔ اُن کے الفاظ میں: "......غضِ بصر کا حکم......اسی وقت قابلِ فہم ہو سکتا ہے کہ جب عورتوں کے چہرے کھلے ہوں۔ اگر چہرے ملفوف ہوں تو مردوں کو غضِ بصر کا حکم دینا بے معنی ہوگا" (صفحات: ۲۲۳-۲۲۴)

قرآنی آیت ......یدنین علیھن من جلابیبھن ذلک ادنیٰ ان یعرفن فلا یوذین (الاحزاب ۳۳:۵۹) کا ترجمہ جناب مؤلف نے ان الفاظ میں کیا ہے: "وہ (گھر سے باہر نکلتے وقت) اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے سروں پر بھی لے لیا کریں۔ یہ چادر لینا اس امر کے قریب ہے کہ اس طرح اُن کی پہچان ہو جائے گی اور (عدمِ معرفت کی) اذیت سے بچ جائیں گی اور وہ ایذا